✿✿✿ تقریر ✿✿✿

تقریر بابت تربیت
وقت 5-7 منٹ

تربیتِ اولاد

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے۔

هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ (ال عمران:39)

اس موقع پر زکریا نے اپنے ربّ سے دعا کی۔ اے میرے ربّ! مجھے اپنی جناب سے پاکیزہ ذریّت عطا کر۔ یقیناً تُو بہت دعا سننے والا ہے۔

اہل وقار ہوویں فخر دیار ہوویں
حق پر نثار ہوویں مولیٰ کے یار ہوویں
بابرگ و بار ہوویں اک سے ہزار ہوویں
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

معزز سامعین! مجھے آج آپ دوستوں کے سامنے تربیتِ اولاد پر بات کرنی ہے۔ والدین کے لئے اولاد کی تربیت نہایت اہم فریضہ ہے۔ اس لئے مرد اور عورت جب ہم صحبت ہوں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق یہ دعا پڑھا کریں اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا یعنی اے خدا! ہمیں شیطان سے بچا اور جو اولاد ہمیں دے اُسے بھی شیطان سے محفوظ رکھ۔ اِسی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ یہ دعا کرنے سے جو بچہ پیدا ہو گا اُس میں شیطان کا دخل نہیں ہو گا۔ جب بچہ پیدا ہو جائے اُس وقت اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی جائے۔ اذان دینے اور اقامت کہنے کے حکم سے ماں باپ کو سمجھانا مقصود ہے کہ بچہ کی تربیت کا وقت ابھی سے شروع ہو گیا ہے۔ پھر بچہ کی صفائی کا خیال رکھنا چاہیے۔ پیشاب پاخانہ فوراً صاف کرنا چاہیے۔ جب بچہ کی ظاہری صفائی کا خیال نہیں رکھا جائے گا تو باطنی صفائی کسی طرح ہو گی کیونکہ صفائی نصف ایمان ہے۔

انسانی فطرت میں جہاں بہت سے جذبات قدرت کی طرف سے ودیعت کیے گئے ہیں وہاں اولاد کی محبت کا جذبہ قریباً تمام جذبات سے زیادہ نمایاں اور زیادہ شدّت سے اس میں مرکوز کیا گیا ہے۔ انسان اپنے بچوں کی خاطر دن کی دھوپ، رات کی بے خوابی، سب کچھ برداشت کر لیتا ہے مگر یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ اُن پر ذرا بھی رنج آئے۔ سب سے بڑی وجہ بچوں کے خراب ہونے کی یہ ہوتی ہے کہ ماں باپ بوجہ قدرتی محبت اور فطری پیار کے جب تک بچہ نادانی کے عالم اور بے سمجھی کے زمانہ میں ہوتا ہے، اُس کی تربیت اور اخلاق کی درستی کی جانب توجہ نہیں کرتے اور نادانی کی حالت اور بے سمجھی کا زمانہ کہہ کر اسے معذور قرار دیتے ہیں لیکن جب یہی بُری عادات راسخ ہو جاتی ہیں اور بُرائیوں کی جڑ مضبوطی سے بچے کے دل میں جگہ پکڑ لیتی ہے اور بچہ نادانی سے نکل کر سمجھ کے میدان میں قدم رکھتا ہے تو اُس وقت والدین ان عادات کو دور کرنا چاہتے ہیں۔ حالانکہ اُس وقت ان عادتوں کا دور کرنا ماں باپ کے اختیار کی بات نہیں رہتا کیونکہ جب بچہ سمجھ دار ہو جائے تو وہ اپنی سمجھ سے کام لے کر ہی چھوڑنا چاہے تو چھوڑ سکتا ہے۔ اُس وقت ماں باپ کے فعل کا کوئی عمل دخل نہیں رہتا۔

سامعین! وقت کے ساتھ ساتھ جب بچے بڑے ہو رہے ہوتے ہیں تو اُن کی تربیت کے لئے بچوں کو اچھائی اور بُرائی کے بارے میں بتانا چاہیے۔ مثلاً سچ بولنا، بڑوں کا ادب کرنا، والدین کی عزت و احترام، مجالس کے آداب، کھانا کھانے کا سلیقہ اور کوشش کریں کہ بچوں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھائیں اور عملاً کھانے کے آداب سکھائیں۔ کھانا کھانے سے پہلے اونچی آواز میں بِسْمِ اللہِ عَلٰی بَرَکَۃِ اللہِ پڑھیں اور کھانا کھانے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَاجَعَلْنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ بلند آواز سے کہیں تاکہ بچوں کو معلوم ہو کہ یہ رزق ہمیں اللہ کی طرف سے ملا ہے اس لیے ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں اور جب ہم اپنے گھر آئیں تو اونچی آواز میں السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہیں جو کہ اپنی فیملی کے لئے سلامتی کی دعا ہے۔ یہی طریق ہمارے پیارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا اور ہمیں اس سُنّت نبوی پر عمل کرنا چاہیے۔

پیارے بھائیو! بچوں کو بچپن سے ہی نماز پڑھنے اور صبح فجر کی نماز کے بعد قرآن کریم کی تلاوت کرنے کا عادی بنائیں۔ سب سے پہلے خود اِس پر عمل کریں اور پھر پیار اور شفقت کے ساتھ بچوں کو نماز پڑھنے کا کہیں اور جب والد گھر پر ہو تو نماز با جماعت ادا کرنے کی کوشش کریں۔ جب بچے بڑے ہو جائیں تو مسجد یا نماز سنٹر میں لے کر جائیں۔ مسجد اور نماز ادا کرنے کے آداب سکھائیں۔ اگر بچے نماز نہیں پڑھتے تو سختی سے پیش نہ آئیں بلکہ پیار اور محبت سے نماز ادا کرنے کے فوائد بتائیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اور اگر ہم اللہ تعالیٰ کی بات مانیں گے تو اللہ میاں ہم سے خوش ہو گا اور ہم نماز میں جو دعا مانگیں گے اللہ میاں قبول فرمائیں گے۔

بچوں کی تربیت کے لئے ضروری ہے کہ ہم اُنہیں ایم ٹی اے سے جوڑ دیں۔ انہیں بچوں کے پروگرام دکھائیں۔ خاص طور پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا بچوں کے سوال و جواب کے پروگرام جس میں بچوں کو اپنے بہت سارے سوالوں کے جواب مل جائیں گے جو یورپین ممالک میں خاص طور پر بچوں کے دلوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ اپنے پیارے آقا کی زبانی اُن کے جوابات سنیں گے تو ضرور مطمئن ہوں گے۔ اسی طرح حضور اقدس کا خطبہ جمعہ اپنے بچوں کے ساتھ بیٹھ کر باقاعدگی کے ساتھ دیکھیں۔ یقیناً اس طرح بچوں کا خلیفۂ وقت کے ساتھ مضبوط تعلق پیدا ہو جائے گا۔ ان شاء اللہ

بچوں کی تربیت کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ والدین نظامِ جماعت کے ساتھ وابستہ ہوں اور بچوں کو بھی نظامِ جماعت کے ساتھ وابستہ کریں۔ زمانۂ طالب علمی میں ہی بچوں کو نظامِ وصیت میں شامل کریں۔ اس طرح بچوں کو بچپن سے ہی شرائطِ بیعت پر عمل کرنے کی عادت پڑ جائے گی اور مالی قربانی کرنے کا بھی جذبہ پیدا ہو گا۔ بعض لوگوں کو یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ اپنی فیملی میں بیٹھ کر عہدیداروں کے خلاف باتیں کرتے ہیں جس کا سب سے بڑا نقصان اُن کے اپنے بچوں کا ہو رہا ہوتا ہے۔

تربیتِ اولاد کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ والدین کا اپنی اولاد کے ساتھ مضبوط تعلق ہو۔ اگر ہم ایسا کریں گے تو ہمارے بچے ہم پر اعتماد کرتے ہوئے ہم سے ہر بات شیئر کریں گے اور بچوں کا اپنے والدین سے دوستانہ تعلق ہو گا نیز اس ماحول میں بچے اپنے والدین کی ہر بات مانتے ہیں اور اس طرح والدین کا اپنے بچوں کی تربیت کرنا بھی آسان ہو گا۔ بچوں کا زیادہ وقت اپنے والدین کے پاس گزرتا ہے اور یہی وقت ہوتا ہے جب بچہ اپنے والدین کی ہر نقل و حرکت کو دیکھ رہا ہوتا ہے اور محسوس کر رہا ہوتا ہے۔ اگر میاں بیوی کا آپس میں تعلق محبت اور پیار والا ہو گا اور ایک دوسرے سے عزت و احترام سے پیش آتے ہوں گے تو اس کا بہت اچھا اثر اولاد پر ہو گا۔ بچے سب سے پہلے اپنے والدین سے سیکھتے ہیں یہی اِن کی پہلی درسگاہ ہوتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔ آگے ماں باپ اسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی یا مسلمان بناتے ہیں۔

(بخاری)

حضرت مصلح موعودؓ اِس حدیث کی وضاحت میں فرماتے ہیں۔

"اس طرح یہ بھی سچ ہے کہ ماں باپ ہی اسے مسلمان یا ہندو بناتے ہیں۔ اس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ جب بچہ بالغ ہو جاتا ہے تو ماں باپ اسے گرجا میں لے جا کر عیسائی بناتے ہیں بلکہ یہ ہے کہ بچہ ماں باپ کے اعمال کی نقل کر کے اور ان کی باتیں سن کر وہی بنتا ہے جو اس کے ماں باپ ہوتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ بچہ میں نقل کی عادت ہوتی ہے۔ اگر ماں باپ اسے اچھی باتیں نہ سکھائیں گے تو وہ دوسروں کے افعال کی نقل کرے گا۔ بعض لوگ کہتے ہیں بچوں کو آزاد چھوڑ دینا چاہئے خود بڑے ہو کر احمدی ہو جائیں گے۔ مَیں کہتا ہوں اگر بچہ کے کان میں کسی اور کی آواز نہیں پڑتی تب ہو سکتا ہے کہ جب وہ بڑا ہو کر احمدیت کے متعلق سنے تو احمدی ہو جائے لیکن جب اَور آوازیں اُس کے کان میں اب بھی پڑ رہی ہیں اور بچہ ساتھ کے ساتھ سیکھ رہا ہے تو وہ وہی بنے گا جو دیکھے گا اور سنے گا۔ اگر فرشتے اسے اپنی بات سنائیں گے تو شیطان اس کا ساتھی بن جائے گا۔ اگر نیک باتیں اس کے کان میں نہ پڑیں گے تو بد پڑیں گی اور بد ہو جائے گا۔

پس اگر آپ لوگ گناہ کا سلسلہ روکنا چاہتے ہیں تو جس طرح سگریشن کیمپ ہوتا ہے، اِس طرح بناؤ اور آئندہ اولاد سے گناہ کی بیماری دور کر دو تا کہ آئندہ نسلیں محفوظ رہیں۔"

(منہاج الطالبین صفحہ 57)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

"قرآن مجید نے جو لَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ یعنی اپنی اولاد کو قتل نہ کرو، کے الفاظ فرمائے ہیں ان میں بھی اِسی حقیقت کی طرف اشارہ مقصود ہے کہ اگر تم اپنے بچوں کی عمدہ تربیت اور اچھی تعلیم کا خیال نہیں رکھو گے تو گویا اِنہیں قتل کرنے والے ٹھہرو گے۔"

(چالیس جواہر پارے صفحہ نمبر 65)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ
”یہ یاد رکھیں اور کبھی نہ بھولیں کہ اگر کامیاب نصیحت کرنی ہے تو آپ کو ہمیشہ اپنی بیوی اپنے بچوں کے قریب رہنا ہو گا روحانی طور پر اپنے دلی تعلقات کے لحاظ سے کوئی ایسی حرکت نہ کریں جس سے آپ اور اُن کے درمیان کوئی خلیج حائل ہو جائے۔ حوصلہ کریں، وسعتِ قلبی کا ثبوت دیں، ان کی کمزوریوں کو دیکھیں تو اپنی کمزوریاں بھی تو یاد کیا کریں۔ آپ بھی کب پہلے دن سے ہمیشہ کے لئے نمازی بن گئے تھے۔ کئی مراحل میں سے آپ گزرے ہیں۔ کئی کمزوریاں ہیں جو آپ کی ذات میں موجود ہیں جن کے ساتھ آپ زندہ رہ رہے ہیں۔ جن کے ساتھ آپ نے ایک قسم کی صلح کر رکھی ہے۔ آخر وہ بھی تو انسان ہیں اُن کے اندر بھی کمزوریاں ہیں۔ ان کے اندر بھی ایسے جذبات ہیں جو بچپن کی عمر میں بعض دفعہ غیر اللہ کی طرف زیادہ مائل ہو جایا کرتے ہیں اور ان کی تادیب کی ضرورت ہے۔ ان کو رفتہ رفتہ تربیت دے کر ایک خاص نہج پر چلانے کی ضرورت ہے۔ اس لئے یہ شوخیاں اور تیزیاں اور تحقیر کی باتیں کام نہیں دیں گی۔ حوصلہ کرنا ہو گا مگر حوصلے کا یہ مطلب نہیں کہ آپ اپنی آنکھیں بند کر لیں۔ مَیں نے دو طرح کے لوگ دیکھے ہیں بعض اپنی اولاد سے اس قسم کا حوصلے کا سلوک کرتے ہیں کہ وہ جو مرضی کرتی رہے ان کو پرواہ کوئی نہیں۔ یہ حوصلہ نہیں ہے یہ تو بے حسی ہے یہ تو موت ہے۔ حوصلہ یہ ہے کہ دکھ محسوس کریں اور دکھ کے ساتھ رہیں اور اس دکھ کو برداشت کر کے پھر اخلاق کا ثبوت دیں۔ اگر آپ ان کمزوریوں کو دیکھیں اور آپ کی روح بے چین نہ ہو جائے تو خدا کی قسم! آپ حوصلے والے نہیں آپ مردہ ہو چکے ہیں۔ تکلیف کی آزمائش کے وقت حوصلہ دکھانا اور اُن محرکات کے وقت غصے کو قابو میں رکھنا جبکہ انسان لازماً طیش کا شکار ہو جاتا ہے۔ اس کو حوصلہ کہتے ہیں اور تربیت کے لئے اس حوصلے کی ضرورت ہے۔“

(مشعلِ راہ جلد سوم صفحہ 388،389)

تربیتِ اولاد کے لئے سب سے ضروری امر اُن کے حق میں دعا ہے۔ والدین کو ہمیشہ اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت کے لئے دعا کرنی چاہیے۔ ہمارے پیارے حضور ایدہ اللہ نے بھی کئی دفعہ ارشاد فرمایا ہے کہ اپنی اولادوں کے لئے یہ دعا کرنی چاہیے کہ

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا (الفرقان:75)

یعنی اے ہمارے رب! ہمیں اپنے جیون ساتھیوں سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور ہمیں متقیوں کا امام بنا دے۔

پس والدین کو چاہیے اپنے بچوں کے لئے خود بھی دعا کریں اور پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں بھی باقاعدگی کے ساتھ دعائیہ خطوط لکھا کریں اور بچوں سے بھی لکھوایا کریں۔ اس طرح بچوں کا بھی اپنے مقدس و پیارے روحانی آقا کے ساتھ مضبوط تعلق پیدا ہو گا۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ ہماری اولادوں کو نیک صالح و خادم دین بنائے اور علم و معرفت میں بھی ترقی دے اور ہمیشہ خلافت سے وابستہ رکھے۔ آمین

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے حلقۂ احباب اور دوستوں کو اولاد کے حق میں دعا کرنے کی نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ
”اپنی حالت کی پاک تبدیلی اور دعاؤں کے ساتھ ساتھ اپنی اولاد اور بیوی کے واسطے بھی دعا کرتے رہنا چاہئے کیونکہ اکثر فتنے اولاد کی وجہ سے انسان پر پڑ جاتے ہیں۔ اگر اولاد کی خواہش کرے تو اِس نیت سے کرے... کہ کوئی ایسا بچہ پیدا ہو جائے جو اعلاءِ کلمۃ الاسلام کا ذریعہ ہو جب ایسی پاک خواہش ہو تو اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ زکریا کی طرح اولاد دے دے“

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 579)

آپ علیہ السلام اولاد کی پرورش کے سلسلہ میں فرماتے ہیں:
”اُن کی پرورش محض رحم کے لحاظ سے کرے نہ کہ جانشین بنانے کے واسطے بلکہ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا کا لحاظ ہو کہ یہ اولاد دین کی خادم ہو۔ لیکن کتنے ہیں جو اولاد کے واسطے یہ دعا کرتے ہیں کہ اولاد دین کی پہلوان ہو۔ بہت ہی تھوڑے ہوں گے جو ایسا کرتے ہوں۔ اکثر تو ایسے ہیں کہ وہ بالکل بے خبر ہیں کہ وہ کیوں اولاد کے لئے کوششیں کرتے ہیں اور اکثر ہیں جو محض جانشین بنانے کے واسطے اَور کوئی غرض ہوتی ہی نہیں، صرف یہ خواہش ہوتی ہے کہ کوئی شریک یا غیر اُن کی جائداد کا مالک نہ بن جاوے۔ مگر یاد رکھو کہ اس طرح پر دین بالکل برباد ہو جاتا ہے۔

غرض اولاد کے واسطے صرف یہ خواہش ہو کہ وہ دین کی خادم ہو۔ اسی طرح بیوی کرے تا کہ اس سے کثرت سے اولاد پیدا ہو اور وہ اولاد دین کی سچی خدمت گزار ہو اور نیز جذباتِ نفس سے محفوظ رہے۔ اس کے سوا جس قدر خیالات ہیں وہ خراب ہیں۔ رحم اور تقویٰ مد نظر ہو تو بعض باتیں جائز ہو جاتی ہیں۔ اس صورت میں اگر مال بھی چھوڑتا ہے اور جائداد بھی اولاد کے واسطے چھوڑتا ہے تو ثواب ملتا ہے۔ لیکن اگر صرف جانشین بنانے کا خیال ہے اور اس نیت سے سب ہمّ و غم رکھتا ہے تو پھر گناہ ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 599-600)

سامعین! ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ تربیت اولاد کے بارہ فرماتے ہیں:

" ہر مرد عورت کی جب شادی ہوتی ہے تو اس کی خواہش ہوتی ہے کہ ان کے اولاد ہو۔ اگر شادی کو کچھ عرصہ گزر جائے اور اولاد نہ ہو تو بڑی پریشانی کا اظہار ہو رہا ہوتا ہے۔ مجھے بھی احمدیوں کے کئی خط روزانہ آتے ہیں جن میں اس پریشانی کا اظہار ہوتا ہے، دعا کے لئے کہتے ہیں۔ لیکن ایک احمدی کو ہمیشہ یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اولاد کی خواہش ہمیشہ اس دعا کے ساتھ کرنی چاہئے کہ نیک صالح اولاد ہو جو دین کی خدمت کرنے والی ہو اور اعمال صالحہ بجالانے والی ہو۔ اس کے لئے سب سے ضروری بات والدین کے لئے یہ ہے کہ وہ خود بھی اولاد کے لئے دعا کریں اور اپنی حالت پر بھی غور کریں۔ بعض ایسے ہیں جب دعا کے لئے کہیں اور ان سے سوال کرو کہ کیا نمازوں کی طرف تمہاری توجہ ہوئی ہے، دعائیں کرتے ہو؟ تو پتہ چلتا ہے کہ جس طرح توجہ ہونی چاہئے اس طرح نہیں ہے۔ مَیں اس طرف بھی کئی دفعہ توجہ دلا چکا ہوں کہ اولاد کی خواہش سے پہلے اور اگر اولاد ہے تو اس کی تربیت کے لئے اپنی حالت پر بھی غور کرنا چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ جب اولاد سے نوازے یا جو اولاد موجود ہے وہ نیکیوں پر قدم مارنے والی ہو اور قرۃ العین ہو۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ایک دعا حضرت زکریاؑ کے حوالے سے ہمیں سکھائی ہے کہ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَاءِ (آل عمران:39) کہ اے میرے رب! مجھے اپنی جناب سے پاکیزہ ذریّت عطا کر یقیناً تو بہت دعا سننے والا ہے۔ ایسی پاک نسل عطا کر جو تیری رضا کی راہوں پر چلنے والی ہو اور جب انسان یہ دعا کر رہا ہو تو خود اپنی حالت پہ بھی غور کر رہا ہوتا ہے کہ کیا مَیں ان سارے حکموں پر عمل کر رہا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے مجھے دیئے ہیں؟

پھر ایک جگہ حضرت ابراہیمؑ کی اس دعا کا ذکر ہے، فرمایا رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ (الصّٰفّٰت:101) اے میرے رب! مجھے صالحین میں سے وارث عطا کر، مجھے نیک صالح اولاد عطا فرما۔ پس جو والدین اولاد کے خواہش مند ہوں انہیں نیک اولاد کی خواہش کرنی چاہئے اور پھر اولاد کی تربیت بھی اس کے مطابق ہو اور جیسا کہ میں نے کہا اولاد کی تربیت کے لئے سب سے پہلے اپنے نمونے قائم کرنے چاہئیں۔ واقفین نو بچوں کے جو والدین ہیں انہیں خاص طور پر اس طرف توجہ دینی چاہئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جو دعا کی تھی اور اللہ تعالیٰ نے جس انعام سے نوازا تھا اس نے تو قربانی کا بھی اعلیٰ معیار قائم کر دیا۔ پس جو والدین اپنے بچوں کو وقف نو میں شامل کرتے ہیں انہیں خصوصاً اور دوسروں کو بھی، عام طور پر ہر احمدی کو دعا کرتے رہنا چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ ان کی دعا قبول کرتے ہوئے انہیں ایسی اولاد سے نوازے جو حقیقت میں دین کی خادم بننے والی ہو، جو حقیقت میں اللہ تعالیٰ کی رضا کی راہوں کو تلاش کرنے والی ہو اور صالحین میں شمار ہو۔"

(خطبہ جمعہ 13 اکتوبر 2006ء)

(بتعاون: عبد المجید زاہد صاحب۔ آسٹریلیا)

۞۞۞۞